برطانیہ کی اردو شاعری میں تصوف و عرفان کی روایت کا ایک جائزہ

An overview of the Tradition of Ṣūfism and Mysticism in England Urdu Poetry

ڈاکٹر شیر علی[i] ڈاکٹر سائرہ بتول[ii]

Abstract

The tradition of Ṣūfism and Mysticism is deep rooted in our history, culture and civilization. Its essence can be vividly seen in the religious canon of the world. In Islamic history, it is traced back to our Holy Prophet Ḥaḍrat Muḥammad (PBUH), Ḥaḍrat 'Ali (RA) and numerous Ṣūfīs. The details may be seen in Ibn 'Arabī's The Bezels of Wisdom, English translation by Ralph Austin. Urdu poetry has been affected by the tradition of Ṣūfism and Mysticism right from its beginning. One can see poetic expression of mystic experiences in the poetry of Amīr Khisro, Wali Dakkānī, Sirāj Auran Ābādi, Mīr Taqi Mīr, Khāwja Mīr Dard, Mirzā Rafi Sauda, Mirzā Ghālib, Momin Khān Momin and in modern days Dr. 'Allāma Muḥammad Iqbāl. Apart from India and Pakistan, British is the third largest centre of Urdu language and literature. Million of emigrants have been settled over there for centuries. The tradition of Urdu poetry has been very dynamic and vibrant. From earlier poets such as Nawāb Karīm Khān, one can see poetic tradition of Urdu in British emancipated through Iqbāl, Faīḍ and NM Rāshid etc. In this article, the tradition of Ṣūfism and Mysticism in the Urdu Poetry of England has been discussed and analyzed.

Key words: Ḥaḍrat Muḥammad, Ṣūfism, Mysticism, England, Urdu Poetry

تعارف

تصوف و عرفان کی روایت صدیوں پر محیط قدامت کی حامل ہے۔ان کی روح تمام مذاہب و مسالک میں لرزاں ہے۔ یہ مختلف النوع محسوسات و کیفیات پر مبنی مظہر کا نام ہے۔ برطانیہ میں مقیم شعرا کے ہاں بھی اس درخشاں روایت کے نقوش ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ان شعرا میں جامی ردولوی، اکبر حیدر آبادی، جوہر زاہری، ڈاکٹر اظہر لکھنوی، حبیب حیدر

i چیئرمین اردو ڈیپارٹمنٹ، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

ii اسسٹنٹ پروفیسر اُردو ڈیپارٹمنٹ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

آبادی، عبدالرحمن بزمی، سرمد بخاری، سید عاشور کاظمی، اختر ضیائی، پروفیسر شریف بقا، اطہر راز، ساقی فاروقی، باقر نقوی، ڈاکٹر سعید اختر درانی، ڈاکٹر ناصر الدین احمد، خالد یوسف، ڈاکٹر اعظم امروہوی، ڈاکٹر عبدالغفار عزم، پروفیسر غلام قادر آزاد، ڈاکٹر مختار الدین احمد، ڈاکٹر صفی حسن، ڈاکٹر سلیم الرحمن، افتخار عارف، منصور آفاق، ناصر کاظمی، یاسمین حبیب، افتخار قیصر، ارشد لطیف، یشب تمنا وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔

تصوف و عرفان کی روایت کا ایک بنیادی عنصر حیات و کائنات کی بے ثباتی کا شدید احساس اور نفسانی و نفسی خواہشات و احتیاجات سے گلو خلاصی اور نروان کا حصول ہے۔ اردو شاعری میں میرؔ، دردؔ اور غالبؔ کے ہاں یہ رنگ زیادہ نمایاں ہے:

یہ توہم کا کارخانہ ہے
یاں وہی ہے جو اعتبار کیا[1]
شرار و برق کی سی بھی نہیں یاں فرصتِ ہستی
فلک نے ہم کو سونپا، کام جو کچھ تھا شتابی کا[2]
ہستی کے مت فریب میں آجائیو، اسدؔ!
عالم تمام، حلقۂ دامِ خیال ہے[3]

اسلامی تناظر میں سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ، باب العلم مولا علیؑ اور اصحاب صفہ سے آغاز ہونے والی صوفیانہ روایت، حضرت امام حسینؑ اور دیگر اہلِ کربلا سے ہوتی ہوئی منصور حلاج تک وجودِ ظاہری کی نفی و ابطال کی بدولت حیاتِ دائمی کے حصول کے سنہری نقوش پر مبنی ہے۔ برطانیہ کی شعری روایت میں ساقی فاروقی کی غزل میں مذکورہ رویہ جدید پیرائے میں اظہار پاتا ہے:

جینے کا حوصلہ ہو تو زنداں کی ساری عمر
مقتل کی ایک صبح پہ قربان کر کے دیکھ[4]

معروف امریکی رہنما مارٹن لوتھر کنگ نے کہا تھا کہ

> Our scientific power has outrun our spiritual power. We have guided missiles and misguided men[5] .

مشینوں کی حکومت دل کی موت کا سبب بنتی ہے۔ ساقی فاروقی کے ہاں یہ جدید حسیت پوری شدت سے منعکس ہوئی ہے:

پاؤں مارا تھا پہاڑوں پہ تو پانی نکلا

یہ وہی جسم کا آہن ہے کہ مٹی نکلا

روح کا دشت وہی جسم کا ویرانہ ہے

ہر نیا راز پرانا لگا باسی نکلا[6]

برطانیہ کی شعری روایت میں ڈاکٹر مختار الدین احمد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ "عکسِ آواز" کے عنوان سے ان کا شعری مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ ان کی شاعری خصوصاً ان کی غزل میں کلاسیکی رنگ نمایاں ہے۔ تصوف ان کی شاعری کا ایک اہم موضوع ہے۔ راہِ سلوک میں سوزِ دروں کا اظہار مستحسن عمل نہیں گردانا جاتا۔ سالک کی زندگی کا ایک ہی بنیادی مقصد ہوتا ہے کہ وہ محبوبِ حقیقی کی محبت میں ہوش و خرد کھو کر دیوانہ وار ان کی مدح سرائی کرے۔ حبِ الٰہی کا یہ شدید احساس ایسا ہی ہے کہ پروانہ شمع پر نثار ہو جاتا ہے لیکن اس کی یہ قربانی تشہیر و اظہار کی محتاج نہیں ٹھہرتی:

روشنی ہو کہ تپش، گریہ ہو، غم ہو کہ دھواں

کسی صورت میں عیاں سوزِ دروں ہو تو غلط

کس کے دیوانے ہوئے، کیوں ہوئے، کیا ہم کو خبر

آگہی شیوۂ اربابِ جنوں ہو تو غلط

شمع جلتی ہے تو سو رنگ سے جتلاتی ہے

خاکِ پروانہ میں رنگینیٔ خوں ہو تو غلط[7]

دیارِ تصوف و عرفان میں میں کلیدی اہمیتا عتقاد و ایقان کی ہے۔ الہامی ادیان اور دینی اعتقادات کی عمارت بنیادی طور پر ایمان و یقین پر ہی استوار ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ جب انسان کو ایمان و تیقن کی دولت سے سرفراز فرماتی ہے تو راہِ سلوک کا مسافر فکرِ رختِ سفر سے ماورا ہو جاتا ہے۔ شعری تخلیق "میرا ستارہ بجھا نہیں ہے" کے خالق ڈاکٹر صفی حسن کی شاعری میں مذکورہ ایقان و اعتقاد کی جھلک نمایاں ہے:

مجھے فکرِ رختِ سفر نہیں، مجھے ڈوبنے کا ڈر نہیں

مری کشتیاں ہیں یقین کی، مرے بادباں دعا کے ہیں[8]

برطانیہ کے ادبی منظر نامہ کے حوالے سے پروفیسر غلام قادر آزاد کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ برطانیہ کے اہم شاعروں اور ادیبوں کے حوالے سے ان کے بصیرت افروز اور معلومات آفریں تنقیدی مضامین لائق توجہ ہیں۔ فطری عاجزی

اور انکساری اور طبیعت کا ذکی الحس ہونا برطانیہ کے تبدیل شدہ ماحول میں فکری اور اسلوبیاتی سطح پہ ان کی شاعری کو نئی معنویت سے ہم کنار کرتا ہے۔ان کی غزل صنعتی معاشرے کی بناپر سماجی اور اخلاقی اقدار کی ٹوٹ پھوٹ، انسانی رشتوں کی شکست وریخت سے عبارت ہے۔ان کے نزدیک ''سنگ وخشت'' سے جو جہاں تعمیر کیے جاتے ہیں، وہ بڑی حد تک جذبات ومحسوسات سے عاری ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ لاتعلقی، وحشت اور اجنبیت کا احساس ان شہروں اور بستیوں کے ہر مکیں کے چہرے سے عیاں ہوتا ہے:

کہاں وہ حرف وسخن کی مہارتوں سے ہوئے
وہ سلسلے تھے دلوں کی حرارتوں سے ہوئے
بڑھے تو سوکھ گئی شاخ شاخ رشتوں کی
یہ شہر اور بھی پتھر عمارتوں سے ہوئے
ہیں چہرہ چہرہ عجب وحشتوں کی تحریریں
یہ کیسے باب رقم کن عبارتوں سے ہوئے [9]

ان کی غزل ان کے بطون میں موجزن طوفانوں، آندھیوں اور الم ناکیوں کا منظر نامہ پیش کرتی ہے۔زندگی کا ہر لمحہ دکھ کا امڈتا ہوا دریا محسوس ہوتا ہے۔شہر آباد مکانوں کے سمندر ہیں جن میں تنہائی کا احساس ہلکورے لے رہا ہے۔ان یاس انگیز لمحوں میں شاعر کا ہم زاد ہی اس کا مونس و غم خوار ٹھہرتا ہے۔ان کی غزل کی امیجری بھی ان محسوسات اور کیفیات کے حوالے سے قاری کو بے حد متاثر کرتی ہے:

یہ شہر یہ آباد مکانوں کا سمندر
تنہائی کے احساس میں ڈوبا ہے مرے ساتھ
میں شعلہ بہ جاں، خاک بسر، چاک گریباں
اور سنگ بکف ایک زمانہ ہے مرے ساتھ [10]

تصوف کی بنیادی منہاج قرب و تلاشِ باری تعالیٰ ہے۔سالک تلاشِ حق میں تمام عمر سرگرداں رہتا ہے۔قرب و عرفانِ الٰہی کی دولت صرف صاحبانِ عرفاں کے حصے میں آتی ہے۔بقول باقری نقوی کتابِ کون ومکاں کی تفہیم اہلِ علم ونگاہ سے مخصوص ہے۔مظاہرِ خالقِ کائنات ہر سو جلوہ گر ہیں:

کوئی اہلِ علم و نگاہ ہو تو کتابِ کون و مکاں پڑھے
ترا، لفظ لفظ میں عکس ہے، ترا ذکر بینِ سطور ہے [11]

ڈاکٹر سلیم الرحمٰن کی شاعری بیسویں صدی کی ساٹھ کی دہائی میں جدید اردو نظم کی روایت کے تسلسل اور استحکام کے حوالے سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ جدید نظم کی اس روایت میں راشد اور میرا جی کے بعد افتخار جالب، جیلانی کامران، انیس ناگی وغیرہ کے نام خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ سلیم الرحمٰن کی شاعری بھی جدید لسانی تشکیلات اور نئے فکری آہنگ کی اسی روایت کے زیرِ اثر تشکیل پاتی ہے۔ تصوف کی روایت میں اساطیری رنگ بھی لائقِ توجہ ہے۔ یہ رنگ و آہنگ سلیم الرحمٰن کی شاعری میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

نہ ہوا سن کے مرا حال وہ پانی پتھر
خود بھی کہتا نہیں کچھ اپنی زبانی پتھر
نقش کرتی ہے ہوا راز گئی صدیوں کے
ہم سے کہتے ہیں کوئی بات پرانی پتھر [12]

خلاصہ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تصوف و عرفان اپنے خالق کی یاد دہانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ یہ زندگی کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح برطانیہ میں بھی تصوف و عرفان پایا جاتا ہے۔ جس کا اندازہ وہاں موجود مختلف زبانوں میں کی جانے والی شاعری سے بخوبی ہوتا ہے۔ برطانیہ کی اردو شاعری میں بھی تصوف و عرفان کی نماں جھلک پائی جاتی ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہاں موجود لوگ بھی اردو زبان سے لگاؤ رکھتے ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

1 مولوی عبدالحق، انتخاب کلام میرؔ (نئی دہلی: انجمن ترقی اردو، 2002ء) ص: 5
2 خواجہ میر دردؔ، دیوان دردؔ (نئی دہلی: مکتبۂ جامعہ، 1998ء) ص: 8
3 غالبؔ، مرزا اسد اللہ خان، دیوانِ غالب (نئی دہلی: غالب اکیڈمی (س-ن) ص: 341
4 ساقی فاروقی، سرخ گلاب اور بدرِ منیر (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2005ء) ص: 602
5 www.brainyquote.com/topics/spiritualism
6 سرخ گلاب اور بدرِ منیر: 207- 209

7 ڈاکٹر مختار الدین احمد، عکسِ آواز (کراچی: الحمد پبلی کیشنز، 2016ء)ص: 190

8 ڈاکٹر صفی حسن، میرا ستارہ بجھا نہیں ہے (لاہور: جہانگیر بکس (س۔ن)ص: 2

9 صہبا لکھنوی، افکار، برطانیہ میں اردو نمبر (مطبع و سن اشاعت نامعلوم)ص: 935

10 پروفیسر غلام قادر آزاد، غزل، مشمولہ، سہ ماہی راوی، برطانیہ: مدیر مقصود الٰہی شیخ

11 باقر نقوی، دامن (کراچی: اکادمی بازیافت، 2004ء)ص: 14

12 ڈاکٹر سلیم الرحمن، مسافرت کا چاند (لاہور: کلاسیک، 2011ء)ص: 47